بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ـ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۷ نبوت ۱۳۴۴ ھش ۱۲ رجب ۱۳۸۵ ھ ۷ نومبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۵۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا قبول ہوتی ہے

اس کا فضل حاصل کرنے کے لئے توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیئے

"یہ ضروری بات ہے کہ بندہ اپنی حالت میں ایک پاک تبدیلی کرے اور اندر ہی اندر خدا تعالیٰ سے صلح کر لے اور یہ معلوم کرے کہ وہ دنیا میں کس غرض کے لئے آیا ہے اور کہاں تک اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے .... اگر انسان تبدیلی کرے تو خدا تعالیٰ پھر رجوع برحمت ہوتا ہے۔ اس وقت طبیب کو بھی سوجھ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر کوئی امر مشکل نہیں بلکہ اس کی تو شان ہے۔ انّما امرہ اذا اراد شیئًا اَن یقول لہ کن فیکون۔

ایک بار میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک ڈپٹی انسپکٹر پنسل سے ناخن کا میل نکال رہا تھا جس سے اس کا ہاتھ ورم کر گیا۔ آخر ڈاکٹر نے ہاتھ کاٹنے کا مشورہ دیا۔ اس نے معمولی بات سمجھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح ایک دفعہ میں نے پنسل کو ناخن سے بنایا۔ دوسرے دن جب میں سیر کو گیا تو مجھے اس ڈپٹی انسپکٹر کا خیال آیا اور ساتھ ہی میرا ہاتھ ورم کر گیا۔ میں نے اسی وقت دعا کی اور الہام ہوا۔ اور پھر دیکھا تو ہاتھ بالکل درست تھا اور کوئی ورم یا تکلیف نہ تھی۔ غرض بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی مگر اس کے لئے ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے۔ پھر جس کو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے تو اس کی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے۔ ہماری کتاب میں اس کی بابت صاف لکھا ہے۔ واما ما ینفع النّاس فیمکث فی الارض۔ ایسا ہی پہلی کتابوں سے پایا جاتا ہے۔ حزقیل نبی کی کتاب میں بھی یہی درج ہے ... توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیئے۔ تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۱۸ و ۳۱۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ نومبر۔ کل یہاں نمازِ جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے نہایت تضرع ابتہال اور درد و سوز کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے حضور کے ذریعہ مغربی ممالک میں اشاعتِ اسلام کا وسیع نظام قائم ہونے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان ممالک پر اتمامِ حجت ہو چکا ہے۔ قرآنی پیشگوئی کے رو سے اب ان کی طاقت کا زائل ہونا اور دنیا میں اسلام کا غالب آنا یقینی ہے۔ آپ نے تفسیر کبیر میں سے سورۃ التطفیف اور سورۃ الانفطار کے بعض اقتباس پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے بڑی طاقتوں کے زوال کے مختلف مراحل بیان فرمائے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ان قرآنی پیشگوئیوں کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ اب اسلام کے غلبہ کا دور عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ آپ نے کشمیر کے متعلق بڑی طاقتوں کے غیر منصفانہ رویہ کا بھی ذکر کیا۔ اور آخر میں احباب کو تحریکِ جدید کی مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی پُرزور تحریک کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✱ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

هُوَ الشَّافِي

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کی رپورٹ

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ نومبر۔ کل دس بجے کے بعد سے حضور کی طبیعت ضعف کی وجہ سے خراب ہونی شروع ہو گئی۔ اور ساڑھے گیارہ بجے بہت ضعف اور پسینے شروع ہو گئے۔ جو شام تک رہے۔

نیز کل ساڑھے گیارہ بجے سے نبض میں بھی کچھ Extra Systole پیدا ہو گئی ہیں اور سانس کی تکلیف بدستور ہے۔ جس کی وجہ سے بہت فکر اور تشویش ہے۔

کل نو بجے لاہور سے آئے ہوئے ڈاکٹروں نے پھر حضور کا معائنہ کیا اور علاج تجویز کیا۔ کل شام ٹمپریچر پھر بڑھنا شروع ہو گیا۔ اور ۱۰۰٫۴ تک ہو گیا۔ رات کھانسی اٹھتی رہی مگر صبح کے وقت بہت شدت سے کھانسی اٹھتی رہی نیز عام طبیعت بہت کمزور ہو گئی ہے۔

حضرت اقدس کی طبیعت پہلے کچھ بہتر ہو رہی تھی مگر پرسوں سے پھر کچھ علامات شروع ہو گئی ہیں جو قابلِ تشویش ہیں۔ پس احبابِ جماعت تصور کر سکتے ہیں کہ اب کس قدر توجہ التزام مسلسل عاجزی اور تضرع سے دعاؤں کی ضرورت ہے، صدقات کی ضرورت ہے، اور اپنے اندر ایک آگ سی لگنے کی ضرورت ہے تا اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور اپنے رحمت کے نشان کی رحمت اور برکت بہت دیر تک جماعت میں قائم رکھے۔

آمین یا ارحم الراحمین۔ آمین

خاکسار: مرزا منور احمد

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ نومبر ۱۹۶۵ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ؕ وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝

(پ ۱۰ - سورۃ ۹ - رکوع ۱۰ - آیت ۷۳)

اے نبی! کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کیسی بری جگہ ہے۔

وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّھُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ

(پ ۱۰ - س ۸ - رکوع ۸ - آیت ۵۹)

اور کافر لوگ اپنے کو یہ خیال نہ کریں کہ وہ بچ گئے۔ یقیناً وہ لوگ (خدا تعالیٰ) کو عاجز نہیں کر سکتے۔

معصوموں کا خون ضرور رنگ لائے گا

کشمیریوں پر جو ظلم وستم بھارتی فوجیں اور فوجوں کی مدد سے جن سنگھ۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کے غنڈے توڑ رہے ہیں اس کی خبریں تمام دنیا کو پہنچ رہی ہیں۔ یہ خبریں ہم کو صرف صدائے کشمیر ریڈیو کے ذریعہ ہی نہیں مل رہیں بلکہ غیر جانبدار ذرائع سے بھی پہونچ رہی ہیں خاصکر برطانیہ۔ فرانس۔ کینیڈا اور امریکہ کے اخباری رپورٹروں کے ذریعہ بھی ان بے پناہ مظالم کا حال معلوم ہو رہا ہے۔ خود بھارت ریڈیو اور دیگر ذرائع سے بھی اس کی تائید ہو رہی ہے۔

یہ خبریں سلامتی کونسل تک پہنچ چکی ہیں مگر سلامتی کونسل کے بڑے چار مستقل ممبر ممالک کئی روز سے ایک قرارداد پر بھی متفق نہیں ہو سکے۔ روز بحثیں ہوتی ہیں اور روز اجلاس ملتوی کر دیا جاتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہ معاملہ جس پر غور ہو رہا ہے طے نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے لئے مزید غور و فکر کی ضرورت ہے۔ تو کیا سلامتی کونسل اس خون ریزی کو جو کشمیر کے معصوم لوگوں پر روا رکھی گئی بند کروانے کی کوئی فوری کارروائی نہیں کر سکتی؟ کیا اگر یہ معاملہ کسی یورپین ملک سے تعلق رکھتا تو سلامتی کونسل اسی طرح کرتی جس طرح وہ اب کر رہی ہے؟

کشمیر کا مسئلہ متنازعہ مسئلہ ہے۔ خود سلامتی کونسل کا ریکارڈ اس کا شاہد ہے۔ کونسل جانتی ہے کہ بھارت کے لیڈروں کا یہ دعوے کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ حصہ ہے سراسر غلط ہے۔ خود بھارت کے اخبارات اور بعض لیڈر بھارت کے اس دعوے کو غلط بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ بھارت کی کمیونسٹ پارٹی نے صاف صاف لفظوں میں بھارت کے دعوے کی تردید کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ:-

بھارتی حکومت کا یہ دعوے
غیر حقیقی ہے کہ کشمیر بھارت
کا اٹوٹ حصہ ہے۔

پارٹی نے بھارتی حکومت کو خبردار کیا ہے کہ وہ ملک میں جنگی جنون پیدا نہ کرے ایسی حالت میں جبکہ سلامتی کونسل کے نزدیک بھی کشمیر ایک متنازعہ علاقہ ہے۔ تو کیا سلامتی کونسل کا فرض نہیں ہے کہ وہ اس ملک کے نہتے اور معصوم لوگوں کی حفاظت کے لئے کوئی فوری اقدام کرے اور اس ناحق خون ریزی کو روکے جو بھارت کے عاقبت نا اندیش ہندو لیڈر وہاں روا رکھ رہے ہیں اور روز بروز زیادہ سے زیادہ اس علاقہ میں ظلم وستم کے نو ایجاد طریقے استعمال کر رہے ہیں۔

بھارتی ہندو لیڈر یہ خون ریزی ایک ایسے ملک میں کر رہے ہیں۔ جس پر انہوں نے جابرانہ اور غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ اور محض طاقت کے ذریعہ اس پر قبضہ رکھنا چاہتا ہے۔ حالانکہ کشمیر کے لوگ بھارت کو ہر قیمت پر کشمیر سے نکالنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور اس کے ظلم وستم کے باوجود اپنے مطالبہ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

کشمیر کی انقلابی کونسل نے سلامتی کونسل کو جو اس امر کے متعلق تار دیا ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ سلامتی کونسل اسے نظرانداز نہیں کرے گی۔ ہماری رائے ہے کہ پاکستان کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے بلکہ چاہیئے کہ تمام دنیا کے ممالک جو انسانیت سے ذرا بھی درد رکھتے ہیں سلامتی کونسل کو اس نہایت اہم معاملہ کی طرف فوری توجہ دینے کے لئے مجبور کریں۔ کشمیر کا معاملہ اگرچہ سادہ ہے مگر سلامتی کونسل نے مناسب سمجھا ہے کہ اس کو لمبا کیا جاوے۔ اس میں بعض ملکوں کی خود غرضیاں کام کر رہی ہیں۔ تاہم اصل فیصلہ میں کچھ دیر لگ بھی جائے تو اس کو برداشت کیا جا سکتا ہے۔ مگر بے گناہوں کی ناحق خون ریزی کا معاملہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں ایک لمحہ کی بھی دیر کی جاوے۔

اگر کسی مکان کو آگ لگ جائے تو جس طرح ہر دوست دشمن آگ کو بجھانے کے لئے دوڑ پڑتا ہے۔ یہی بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم معصوموں کے قتل ناحق کا معاملہ ہے۔ دوکان یا مکان کے جل کر راکھ ہو جانے سے صرف مال کا نقصان ہوتا ہے۔ یہاں تو گاؤں کے گاؤں جلائے جا رہے ہیں اور مکینوں کو ان میں بھسم کیا جا رہا ہے۔ اور جو لوگ آگ سے بچ جائیں۔ ان کو چھروں اور سنگینوں سے مار دیا جاتا ہے۔

اگر سلامتی کونسل نے فوری اقدام نہ کیا تو اس خون بے گناہ کی ذمہ داری جس طرح ظالم اور سفاک بھارتی لیڈروں پر عائد ہوتی ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر ان اقوام پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جو سلامتی کونسل کی کرتا دھرتا بنی ہوئی ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ خون بے گناہ کبھی خالی نہیں جا سکتا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ناحق ظلم وستم کرنے والے پاداش عمل سے بچ رہے ہوں۔ انسانی تاریخ بتاتی ہے کہ کسی قوم کی تباہی اور بربادی کا سب سے بڑا سبب اسی قسم کی ناحق خون ریزی ہوتی رہی ہے۔ جس قسم کی خون ریزی کشمیر میں ہو رہی ہے۔ خون بے گناہ ضرور رنگ لائے گا۔

ہمیں پورا پورا یقین ہے کہ بھارت کے لیڈر جو ظلم وستم کشمیر میں ڈھا رہے ہیں۔ اس کی سزا ان کو ضرور ملے گی۔ اور ان کا وہی انجام ہوگا جو دنیا کے دیو دھنوں کا ہوتا رہا ہے۔ اور سلامتی کونسل نے اس ظلم وستم کو روکنے کے لئے کچھ نہ کیا تو وہ بھی اور اس کی ذمہ دار اقوام بھی بچ نہیں سکیں گی۔

اہلِ ربوہ کی طرف سے ...... مزید دس ہزار روپے کی رقم دفاعی فنڈ میں جمع کرا دی گئی

اب تک پونے دو لاکھ روپے ربوہ کی طرف سے جمع کرائے جا چکے ہیں

اہلیانِ ربوہ قومی دفاعی فنڈ میں فراخ دلی سے حصہ لے رہے ہیں۔ ۲ نومبر کو ان کی طرف سے مزید دس ہزار روپیہ کی رقم قومی دفاعی فنڈ میں جمع کرا دی گئی ہے۔ اس طرح ربوہ سے اس فنڈ میں ایک لاکھ پچھتر ہزار روپے کی رقم ادا کی جا چکی ہے۔ اس میں ایک لاکھ روپیہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ادا کیا گیا ہے۔ بیرونی جماعت ہائے احمدیہ کے افراد بھی اپنے اپنے مقامات پر اس فنڈ میں سرگرمی سے رقوم جمع کرا رہے ہیں۔

دعاؤں اور صدقات کی حقیقت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے صبر و استقلال کیساتھ دعاؤں میں لگے رہو

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

قرآن مجید میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ بے شک اللہ مومنوں کی دعائیں قبول کرتا ہے (اور دعا تو دین کی جان ہے) مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ دعا کرنے والا خدا پر سچا ایمان رکھے اور عمل صالح بجالائے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اجیب دعوۃ الداع
اذا دعان فلیستجیبوالی
ولیومنوا بی لعلھم
یرشدون۔

"یعنی میں دُعا کرنے والے کی دعا کو ضرور سنتا اور قبول کرتا ہوں۔ مگر ضروری ہے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں تاکہ وہ اپنی دعاؤں میں کامیابی کا منہ دیکھ سکیں۔"

اور اس تعلق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

انّ اللہ لا یستجیب
الدّعاء من قلب غافل
لاہ۔

"یعنی خدا ایسے دل سے نکلی ہوئی دعا قبول نہیں کرتا جو غافل اور بے پرواہ ہے"۔ یعنی نہ تو وہ دل میں حقیقی درد رکھتا ہے اور نہ ہی وہ دعا کے حقیقی فلسفہ سے واقف ہے۔"

اور ایک حدیث قدسی میں دعا کی قبولیت کا یہ گر بھی بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

انا عند ظنّ عبدی
بی۔

"یعنی میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان کرتا ہے میں (دیگر شرائط کے تابع) اسی کے مطابق اس سے سلوک کرتا ہوں" یعنی امید رکھنے والے کو مایوس نہیں کرتا۔

مگر دعا کی قبولیت کے لئے بعض اور شرائط بھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ دعا کسی ایسے امر کے لئے نہ ہو جو خدا کے کسی وعدے یا اس کی کسی سنّت کے خلاف ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

انّ اللہ لا یخلف المیعاد
ولن تجد لسنّۃ اللہ
تبدیلاً۔

"یعنی خدا تعالےٰ کسی صورت میں اپنے وعدہ کے خلاف کوئی بات نہیں کرتا اور نہ تم خدا کی کسی سنّت میں کوئی تبدیلی پاؤ گے۔"

اور قبولیتِ دعا کی مختلف امکانی صورتوں کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

مامن مسلم یدعو
بدعوۃٍ لیس فیھا
اثمٌ ولا قطیعۃ رحمٍ
الّا اعطاہ اللہ بھا
احدیٰ ثلاث۔ امّا
یعجّل لہ دعوتہٗ
امّا ان یدّخرھا لہ
فی الاٰخرۃ وامّا ان
یصرف عنہ السوء
مثلھا۔

یعنی جب ایک مومن خدا سے کوئی دعا کرتا ہے تو (بشرطیکہ وہ دعا کسی گناہ کی بات یا قطع رحمی پر مشتمل نہ ہو) خدا مندرجہ ذیل تین صورتوں میں سے کسی نہ کسی صورت میں اس کی دعا ضرور قبول فرمالیتا ہے۔ یعنی (۱) یا تو وہ اسے اسی صورت میں اسی دنیا میں قبول کرلیتا ہے جس صورت میں کہ وہ مانگی گئی ہو اور (۲) یا اس دُعا کو آخرۃ میں دعا کرنے والے کے لئے یا جس کے حق میں دعا کی گئی ہو ایک مبارک ذخیرہ کے طور پر محفوظ کرلیتا ہے اور (۳) یا اگر اسے قبول کرنا خدا کی کسی سنّت یا وعدہ یا مصلحت کے خلاف ہو تو) اس کی وجہ سے اس سے کسی ملتی جلتی تکلیف یا دکھ یا مصیبت کو دُور فرما دیتا ہے۔"

بایں ہمہ دعا میں بڑی زبردست طاقت ودیعت کی گئی ہے۔ چنانچہ یہ دعا ہی ہے جو خدا کی تلخ تقدیروں کو روکنے کی طاقت رکھتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لا یردّ القضاء الّا الدّعا

"یعنی خدائی قضاء قدر کو روکنے کے لئے دعا کے سوا اور کوئی حیلہ نہیں۔"

لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ دُعا کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:۔

جو منگے سو مر رہے
مرے سو منگن جائے

"یعنی حقیقی دعا گویا ایک موت ہے جس میں سے دعا کرنے والے کو گزرنا پڑتا ہے اور اپنے دل میں ایک ایسی سوز و گداز کی کیفیت پیدا کرنی پڑتی ہے جو موت کے مترادف ہے اور پھر اس قسم کی موت کی کیفیت بھی دراصل ایک دوسری موت کے نتیجہ میں ہی پیدا ہوسکتی ہے جس میں انسان کے دل میں یہ درد اور یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اگر یہ کام نہ ہوا تو میرے لئے گویا ایک موت درپیش ہوگی۔"

پھر دعا خود دعا کرنے والے کے لئے بھی ایک بہترین عبادت بلکہ عبادت کی جان ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

"الدّعاء مخّ العبادۃ

"یعنی دعا صرف ایک عام عبادت ہی نہیں بلکہ دعا کرنے والے کے لئے ایسی ہے جیسے کہ ایک ہڈی کے اندر کا گودا ہوتا ہے جس کے بغیر ایک ہڈی بیکار چیز کی طرح پھینک دی جاتی ہے۔

پس میں احباب جماعت سے کہتا ہوں کہ خدا کی وسیع قدرت اور وسیع رحمت پر بھروسہ رکھ کر صبر و استقلال کے ساتھ دُعائیں کرو۔ دعائیں کرو۔ دعائیں کرو۔ یہ دعائیں یقیناً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے لئے بابرکت ہوں گی۔ جماعت کے لئے بھی بابرکت ہوں گی اور خود دعا کرنے والوں کے لئے بھی بابرکت ہوں گی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا چاہتے ہو؟

اس مختصر سے نوٹ کے ختم کرنے سے قبل میں صدقات کے متعلق بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ صدقہ مختلف صورتوں میں دیا جاسکتا ہے۔ اوّل جانور ذبح کرنے کی صورت میں۔ کیونکہ جان کے بدلے جان کا اصول تمام مذاہب میں مسلّم ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی سنّت سے ثابت ہے۔ دوسرے مسکینوں اور یتیموں اور بھوکوں کو کھانا کھلانے کی صورت میں جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات میں تاکید کی گئی ہے۔ تیسرے غریبوں اور بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کو ان کی ضرورت کے لئے نقد امداد کا انتظام کرکے۔ چوتھے نادار بیماروں کے لئے ادویہ اور ضروری غذا یا لباس مہیّا کرکے۔ پانچویں ہونہار مگر غریب طالب علموں کے لئے فیسوں اور کتابوں کی امداد کی صورت میں اور چھٹے اگر کسی غریب یا یتیم یا بیوہ کا مکان گر گیا ہو یا وہ ایسی ضروری تکمیل چاہتا ہو جس کے بغیر گزارہ نہ ہو مگر اسے اسکی طاقت نہ ہو تو اس کا انتظام کرا کے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب صدقہ کی مقبول اور مستحسن صورتیں ہیں جو ہمارے دوستوں کے مدِّنظر رہنی چاہئیں اور صدقہ میں احمدیوں۔ غیر احمدیوں۔ غیر مسلموں بلکہ جانوروں تک کو شامل کرنا چاہیئے۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فی کلّ کبدٍ حرّۃ اجرٌ "یعنی ہر زندہ چیز کی امداد کرنے اور اسے تکلیف سے بچانے میں خدا نے اجر مقرر کر رکھا ہے۔" اور ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک کنچنی یعنی فاحشہ عورت کو خدا نے اسلئے بخش دیا کہ اسنے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالکر ایک پیاسے کتّے کو پانی پلایا تھا۔ اللہ! اللہ! رحمت کی کتنی وسعت ہے!!!

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد

ربوہ ۳۰ رجون ۵۹ء

مسئلہ کشمیر اور بھارت کا جارحانہ حملہ

غیر ملکی اخبارات کی نظر میں

ایران:

اعلیٰ حضرت شاہ ایران کی زیر قیادت ہمارا منتہائے مقصود یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر پرامن طور پر حل ہو جائے۔ اہل کشمیر کو حق آزادی دیا جائے، ایک آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کو مسئلہ کشمیر کا واحد حل تصور کیا جائے اور بڑی طاقتوں کے قائد اس تعطل کا حق تلاش کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں ورنہ پاکستان کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ قضیہ کشمیر کا قطعی حل کئے بغیر فائر بندی کو قبول کرے۔

(اطلاعات تہران (اداریہ) ۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء)

انتہا پسند بھارتی عناصر نے مسئلہ کشمیر کے سلسلہ میں عجیب ہٹ دھرمی دکھائی ہے اور وہ اس کے حل میں جس قدر رکاوٹ ثابت ہو رہے ہیں اس سے انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم مسٹر شاستری کے انتہا پسند ہندو رفقائے کار ان کو اپنی تعصب آمیز ذہنیت کے مطابق موم کی پتلی کی طرح جس سانچے میں چاہیں ڈھال رہے ہیں اور لوگ سمجھا ہیں ایسے اقدامات کی داد اور حوصلہ افزائی سے کام لیتے ہیں جن کا مدعا ہو کہ بھارت اور پاکستان کے جنگی محاذوں پر خون ریزی کی رفتار میں اضافہ کیا جائے۔

کیہان۔ تہران

۳۰ ستمبر ۱۹۶۵ء

سلامتی کونسل کا بھارت اور پاکستان سے جنگ بندی کا مطالبہ برصغیر میں امن کی عام خواہش کی علامت ہے۔ اور اس لئے اس کا خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ مگر پھر بھی کونسل کا مسئلہ کشمیر پر اپنے موقف کو صاف صاف پیرائے میں واضح نہ کرسکنا اقوام متحدہ کے اس نصب العین سے بہت دور ہے کہ بین الاقوامی تنازعوں کے موثر و مستقل حل دریافت کئے جائیں۔ کونسل کی قرارداد میں ترا تنا بھی نہیں کہا گیا کہ رائے شماری کے ذریعہ قضیئے کو حل کرنے کی سابقہ تجاویز ہی کو دہرایا جائے۔

.....گذشتہ ۱۸ سال کے واقعات اور پاکستان کا موجودہ موقف صاف بتاتے ہیں کہ بھارت اور پاکستان میں اس وقت تک کوئی صلح نہیں ہو سکتی جب تک مسئلہ کشمیر کو کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق طے نہ کیا جائے۔

کیہان انٹرنیشنل۔ تہران

(تبصرہ) ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء

پاکستان کا فائر بندی پر متفق ہونا ظاہر کرتا ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد جو سب سے سنگین صورت حال پیدا ہوئی تھی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اس کے کوائف و حقائق کا جائزہ لیتے ہیں بڑی دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔

انہوں نے اس طرح حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کر کے تاریخ میں نمایاں مقام پیدا کر لیا ہے آئندہ نسلیں ان کی فضیلت تسلیم کریں گی اور کہیں گی کہ ایشیا کی یہ ہستی کس طرح وطن پرستی کے تقاضوں کو نظر انداز کئے بغیر عالمی امن برقرار رکھنے اور نوع انسان کو تباہی سے بچانے کے لئے ایک نازک صورت حال پوری اتری۔

روزنامہ پست ایران

دستور سیاسی

۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء

ہم تمام حالات میں بھارت اور پاکستان کی اس جنگ میں اپنے حلیف پاکستانی عوام کا آخری وقت تک ساتھ دیں گے۔ ہمارے بھائی جو مذہب اور زبان میں ہمارے شریک ہیں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس جنگ میں ان کا حق دلوانے کے لئے پوری پوری مدد اور حمایت کریں گے۔ کیونکہ ان کا موقف جائز ہے اور وہ حق بجانب ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ خدا مسلمانوں کا یاور اور تمام مسلمانان عالم کے موقف کا حامی ہے۔

ایران۔ تہران (اداریہ)

۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء

بھارتی عوام کو چاہیئے کہ اہل کشمیر کو اس اجازت سے محروم نہ رکھیں کہ وہ اپنے مقدر کا فیصلہ آپ کریں۔

.....اگر ان لوگوں کو مناسب آزادی دی جائے تو وہ اس طرز حکومت کا فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں گے جس کے وہ خواہاں ہیں اور یہ بات جائز بھی ہے اور مناسب بھی کہ بھارت بھی انہیں وہی حق عطا کرے جو پاکستان نے کیا ہے۔

کیہان۔ تہران (اداریہ)

۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء

اُردن:

پاکستان جو آجکل بھارت کے دستبازو کا شکار ہے، عربوں سے صرف یہی توقع نہیں رکھتا کہ وہ جارح اور اس کی جارحیت کے تختۂ مشق کے مابین امن و صلح کی آواز بلند کریں بلکہ اس سے کہیں زیادہ توقعات کا حق رکھتا ہے۔ آج پاکستان کھلم کھلا وحشیانہ جارحیت سے دوچار ہے جو اس کی بین الاقوامی سرحدوں کے زد و بالا ہونے اس کے بڑے بڑے شہروں پر قبضہ جمانے جانے اور اس کی آبادی پر شدید بمباری اور تباہی و بربادی کا خطرہ لئے ہوئے ہے۔ یہ حملہ محض اقوام متحدہ ہی نہیں بلکہ تمام بین الاقوامی آئین و قوانین کی علانیہ خلاف ورزی ہے۔

المنار یروشلم

(تبصرہ)

۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء

اوّل، بھارت اور پاکستان کی فوجیں اپنے ابتدائی موقعوں پر آجائیں دوسرے، کشمیر میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کا کام افریشیائی فوج کے سپرد کیا جائے۔ تیسرے کشمیریوں کو یہ اجازت دی جائے کہ وہ ایک ایسی فضا میں جو دونوں فریقوں کے اثر سے آزاد ہو، رائے شماری کے ذریعہ اپنی مرضی ظاہر کریں تاکہ وہ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کر سکیں۔

شاید یہ وہی مطالبے ہیں جو خود پاکستان کے ہیں اور ہم انہیں بھارت کے لئے غیر منصفانہ خیال نہیں کرتے۔ یہ دیانتدارانہ رائے ظاہر کرتے ہوئے ہمیں ایک عربی ضرب المثل یاد آتی ہے کہ "سچا دوست وہی ہے جو آپ سے سچی بات کہے"۔

الجہاد۔ اُردن (تبصرہ)

۱۹ ستمبر ۱۹۶۵ء

میجر منیر احمد محاذ پر نماز پڑھتے ہوئے شہید ہو گئے

انہوں نے پروردگار کی بارگاہ میں اپنی جان کی قربانی پیش کی

"کاش میں اس مقدس جنگ میں شہادت کا رتبہ حاصل کرسکوں۔ یہ الفاظ میجر منیر احمد رانجینئر کور) نے شہادت سے چند گھنٹے قبل اپنے ایک ساتھی میجر سے گفتگو کرتے ہوئے کہے۔ میجر منیر احمد کو کیا معلوم تھا کہ چند ساعتوں کے بعد ہی بارگاہ رب العزت میں ان کی یہ دعا شرف قبولیت حاصل کرے گی۔ اور انہیں مادر وطن کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہونے کی سعادت حاصل ہو جائے گی۔"

میجر منیر احمد (جو مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب آف جمیل لاج محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کے فرزند ارجمند تھے) لاہور کے محاذ پر مسلسل دو دن اور دو راتیں دشمن کا مقابلہ کرتے رہے۔ ۱۱ ستمبر کو دشمن کی طرف سے گولہ باری تھی تو انہیں ہدایت ملی کہ وہ پیچھے مورچوں پر جا کر آرام کریں میجر منیر احمد بادل نخواستہ اپنے مورچے سے نکلے اور مورچے کے قریب ہی نماز عشاء کی ادائیگی میں مصروف ہو گئے۔ ابھی وہ نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ دشمن کی طرف سے گولہ باری کا سلسلہ شروع ہو گیا اور میجر منیر احمد دشمن کا گولہ لگنے سے شہید ہو گئے۔

میجر منیر احمد کی شہادت کی اطلاع بذریعہ ٹیلیفون دی گئی تو اس وقت ان کے والد خواجہ عبدالقیوم گھر پر موجود نہیں تھے۔ ان کی ضعیف العمر والدہ نے اپنے بیٹے کی شہادت کی خبر سنتے ہی بارگاہ ایزدی میں ہاتھ اٹھا دئے اور کہا کہ میرے مولا! تو نے میرے لخت جگر کی شہادت قبول کر لی اور اسے اس شرف سے نوازا کہ وہ دس کروڑ مسلمانوں کے ملک کا دفاع کر سکے اور اس کا نیک مقصد میں جان کی بازی لگا دے۔

میجر منیر احمد نے رن کچھ کے محاذ پر بھی دشمن کے خلاف جنگ میں حصہ لیا اور وہاں بھی دشمن کو ذلت آمیز شکست دی اور اب یہ قوم کا جیالا سپوت اپنے ساتھیوں کے ساتھ لاہور کے محاذ پر دشمن کے خلاف نبرد آزما تھا۔

میجر منیر احمد ۱۹۲۷ء میں پیدا ہوئے ۱۹۴۳ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ۱۹۴۶ء میں جنگ کے اختتام پر انہیں جمعدار کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد منیر احمد شہید پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد پاکستان آرمی میں شامل ہو گئے۔ اور کمیشن حاصل کیا۔

خواجہ منیر احمد شہید کے بڑے بھائی خواجہ جمیل دوسری جنگ عظیم میں شہید ہوئے اور چھوٹے بھائی کیپٹن محمد طیب سیالکوٹ کے محاذ پر دشمن سے برسرپیکار ہیں۔

خواجہ منیر احمد شہید کے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیوی شامل ہیں۔

میجر منیر احمد شہید کی اہلیہ نے بتایا کہ ان کے شہید شوہر کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ وہ کشمیر کی آزادی مادر وطن کے تحفظ اور اسلام کی سربلندی کے لئے جام شہادت نوش کریں۔

انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گی اور اپنے بچوں کو بھی فوج میں شامل کرا دیں گی تاکہ وہ اپنے والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ملک اور قوم کی حفاظت و خدمت کر سکیں۔

روزنامہ مشرق لاہور

۵ نومبر ۱۹۶۵ء

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اقوامِ متحدہ ۵ر نومبر:۔ سلامتی کونسل کے نام سیّد احمد علی نے ایک مراسلے میں شکایت کی ہے کہ ہندوستانی پولیس نے سری نگر میں تین کشمیری طلباء کو ہولناک اذیتیں پہنچا کر شہید کر دیا ہے ان طلباء نے پولیس کو طلباء کی مرکزی تنظیم کے دیگر ارکان کے نام بتانے سے انکار کر دیا تھا۔

انھوں نے اپنے مراسلے میں لکھا ہے کہ اٹھارہ طلباء کو میر قاسم کے خلاف مظاہرہ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا میر قاسم کو ہندوستان نے جنرل اسمبلی میں شریک ہونے والے ہندوستانی وفد میں شامل کیا تھا پولیس نے اٹھارہ میں سے تین طلباء کو بادامی باغ کے تھانے میں مار مار کر شہید کر دیا۔

مقبوضہ کشمیر میں جبر و تشدد کی ہولناک تصویر پیش کرتے ہوئے سید احمد علی نے ۳۱ر اکتوبر کو سری نگر میں ہڑتال کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ کٹھ پتلی حکومت نے ہڑتال کرنے والے دکانداروں کو دھمکی دی ہے کہ اگر انھوں نے ہڑتال ختم نہ کی تو حکومت ان کی دکانوں پر قبضہ کر لے گی۔ انھوں نے لکھا ہے کہ پچھلی اتوار کو ہندوؤں نے راجوری کے علاقہ میں یوم سردار پٹیل منایا۔ اور جلسے کے اختتام پر جن سنگھی غنڈوں نے ہندوستانی فوج کی مدد سے مسلمانوں کے سولہ گاؤں جلا دئیے ان غنڈوں نے ایک سو بیس لڑکیاں اغوا کر لیں اور باقی مرد عورتوں اور بچوں کو ان کے گھروں میں بند کر کے زندہ جلا دیا۔ سیّد احمد علی نے اپنے مراسلے میں لکھا ہے کہ اس قسم کے واقعات پر تبصرہ لاحاصل ہے۔ اور اس کے نتائج ظاہر ہیں اور مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی ظلم و تشدد کی کارروائیوں کے خلاف شکایتوں کے باوجود سلامتی کونسل نے کوئی کارروائی نہیں کی اور نہ ہی آئندہ کسی کارروائی کے کوئی آثار ہیں۔

نئی دہلی ۵ر نومبر۔ شیخ عبداللہ نے مقبوضہ کشمیر کو ہندوستانی یونین کے اندر ایک خود مختار ریاست بنانے کی تجویز مسترد کر دی ہے اور کہا ہے کہ کشمیری عوام رائے شماری سے کم کوئی پیشکش قبول نہیں کریں گے۔ اس تجویز کے متعلق شیخ عبداللہ کی رائے معلوم کرنے کے لئے بھارت کے دو خاص ایلچی بھجوائے گئے تھے جنہیں شیخ عبداللہ نے دو ٹوک جواب دیا ہے تاہم مارننگ نیوز کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ نئی دہلی کا امریکی سفارت خانہ اس تجویز کی حمایت میں بڑی سرگرم مہم چلا رہا ہے لیکن اسے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی

کراچی ۵ر نومبر:۔ ایک روسی ماہر اقتصادیات نے کہا ہے کہ اگلے چند برسوں میں روس اور پاکستان کے درمیان تجارت میں تین گن اضافہ ہو جائے گا۔ روسی ماہر پاکستان کی معیشت سے بخوبی واقف ہے اس نے کہا ہے کہ پاکستان کا دورہ کرنے والے روسی ماہروں کی رائے ہے کہ پاکستان میں ہنگامی حالات کے باوجود دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعاون کے بڑے مواقع موجود ہیں انہوں نے کہا ہے کہ صدر ایوب کے دورہ سے دونوں ملکوں کے درمیان سائنسی اور ثقافتی تعلقات بڑھنے کے علاوہ تیل کی پیداوار میں اضافہ اور دوسرے شعبوں میں ترقی کے امکانات اور زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان اگلے دو برس کے لئے جو معاہدے ہوئے ہیں ان کے مطابق روس پاکستان کو مشینیں اور دیگر سامان مہیا کرے گا اس کے علاوہ یہ توقع بھی کرنی چاہیئے کہ دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں زبردست اضافہ ہوگا۔

راولپنڈی ۵ر نومبر۔ آزاد کشمیر کے صدر عبدالحمید خان نے کہا ہے کہ چھمب اور راجوری میں بھارت کی حالیہ شکستوں نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ جنگیں کثرتِ تعداد اور اسلحہ کی فراوانی سے نہیں بلکہ نیک مقصد کے حصول کے لئے جہاد کے جذبے سے جیتی جاتی ہیں اور مٹھی بھر جاں نثاران حق معجزے دکھاتے ہیں صدر عبدالحمید نے آزاد شدہ علاقے کا دورہ کرنے کے بعد اپنے تاثرات بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے بھارتی سامراج کے قبضے سے اٹھارہ سال بعد آزاد کرائے جانے والے چھ سو پچاس مربع میل علاقے کا پہلی مرتبہ دورہ کیا۔ صدر عبدالحمید نے کہا کہ یہ عبرتناک شکستیں بھارتی توسیع پسند جابر حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں اگر وہ ان سے سبق نہیں لیتے تو پھر انہیں نوآبادیاتی نظام کے علمبرداروں کے سے حسرتناک انجام کے لئے تیار ہونا چاہیئے انہوں نے کہا ہے کہ وقت آگیا ہے کہ ظالم بھارتی ہندو حکمرانوں کے وجود سے مقبوضہ وادی کو پاک کر دیا جائے

لاہور ۵ر نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مشینری پول آرگنائزیشن کو مزید مضبوط بنانے کے لئے مغربی پاکستان واپڈا ساٹھ لاکھ ڈالر کی مالیت کی مشینری اور انجینئرنگ کا سازوسامان درآمد کرنے کے لئے آرڈر دے رہا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امریکی حکام اس مقصد کے لئے ۶۰ لاکھ ڈالر کی وہ امداد جاری کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں جس کا ایک سال قبل وعدہ کیا گیا تھا۔

کراچی ۵ر نومبر۔ پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز اور محکمہ شہری ہوابازی کے سربراہ ایئر مارشل اصغر خان دی آنا میں فضائی حمل و نقل کے سالانہ عام اجلاس میں شرکت کرنے کے بعد کراچی پہنچ گئے ہیں۔

دمدار ستارہ ــــــ اکیاسیکی

پاکستان کے مختلف شہروں میں گزشتہ ہفتے عشرے سے رات کے پچھلے پہر آسمان پر جنوب مشرق کی جانب ایک دمدار ستارہ نظر آرہا ہے باہر کے ملکوں کے لوگ بھی اس دمدار ستارے کا نظارہ کر رہے ہیں۔ ــــــ اس ستارے کو پہلے پہل جاپان کے دو شوقیہ ماہرین فلکیات کاؤرو اکیا اور سوٹو میکی نے دیکھا تھا۔ چنانچہ انہی کے نام پر اسے اکیاسیکی کا نام دیا گیا۔ یہ ستارہ کب تک نظر آتا رہے گا اس کے ضمن میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ عام اندازہ یہی ہے کہ ایک دو ماہ تک نظر آتا رہے گا۔ اس کے بعد غائب ہو جائے گا۔ ۲۸ر اکتوبر کو جب یہ ستارہ سورج سے تین لاکھ چھ ہزار میل کے فاصلے پر سے گزرا تھا تو سورج کی حدت اور روشنی کے انعکاس کے نتیجے میں اس نے پگھل کر بھاپ کی صورت اختیار کر لی تھی اور چودھویں کے چاند کی طرح روشن اور تاباں ہو گیا تھا۔ امریکی ماہرین فلکیات نے اس کا جائزہ لینے کی کوشش کی لیکن سورج کی روشنی سے ایسی چکا چوند ہوئی کہ ستارے کا مطالعہ ممکن نہ رہا۔ بعد میں یہ بادلوں میں چھپ گیا۔ تاہم اتنا ضرور ہوا کہ سائنس دان اور ماہرین فلکیات خاصے سرگرم ہو گئے اور اس دمدار ستارے کے بارے میں جزئیات اور تفصیلات معلوم کرنے کے لئے جتن کرنے لگے۔ چنانچہ امریکہ کے خلائی تحقیق کے ادارے نے اکیاسیکی دمدار سیارے کی عکسی تصاویر لینے کے لئے کئی کیمرہ بردار راکٹ چھوڑے اور متعدد جیٹ طیاروں نے اسی غرض سے اڑانیں کیں ایک ماہر فلکیات کینتھ فرینکلین کا کہنا ہے کہ اکیاسیکی ستارے کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ خود نظام شمسی کی۔ تمام دوسرے دمدار ستاروں اور سیاروں کی طرح آج سے ساڑھے چار ارب سال پہلے یہ ستارہ بھی شمسی غبار اور گیس سے وجود میں آیا۔ یہ قطعیت سے نہیں کہا جا سکتا کہ اکیاسیکی ستارہ کن اجزاء سے مرکب ہے۔ ایک ماہر اجرام فلکی فریڈ وہپل کا کہنا ہے کہ تمام دمدار سیارے غبار، چٹانی ذرات اور ریزوں کا مجموعہ ہیں۔ ان اجزاء کو برف منجمد امونیا اور میتھین نے ایک دوسرے میں پیوست کر دیا ہے۔ اور ایک دوسرے سے منسلک رکھتی ہے دمدار ستارے سورج سے بہت دور ہونے کی سبب سے اس کی گرمی اور تپش سے بہت کم متاثر ہوتے ہیں۔ پھر اپنی حرکت اور پرواز سے اتنی کم حدت پیدا کرتے ہیں جو ان کے جمود پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ منجمد حالت میں قائم رہتے ہیں۔ ولندیزی ہیئت دان جان اورٹ کا اندازہ ہے کم و بیش ایک سو ارب دمدار ستارے سورج کے گرد رواں ہیں اور ان میں سے اکثر سورج سے چودہ کھرب میل کے فاصلے پر ہیں۔ سورج اور سیاروں کی کشش ثقل ان میں سے ایک درجن کے قریب دمدار ستاروں کو ہر سال سورج کی طرف دھکیل دینے کا موجب بنتی ہے ۱۶۶۸ء کے بعد سے جو ریکارڈ رکھا گیا ہے اس کے مطابق صرف آٹھ دمدار ستارے سورج سے ٹکرائے یا اس کے قرب کے باعث جل بجھے ــــــ اکیاسیکی دمدار ستارہ جب سورج سے چند کروڑ میل کے فاصلے پر پہنچا اور اس کی رفتار دس لاکھ میل فی گھنٹہ ہو گئی تو وہ گرم ہو گیا اور اس کے وسطی حصے کے گرد بخارات کا ہالہ بن گیا۔ یہ ہالہ سائنسی اصطلاح میں "کوما" کہلاتا ہے۔ سورج کی روشنی اور ذروں کے شدید فشار کے بوجھ تلے یہ ہالہ پچک گیا۔ اور اس نے دُم کی شکل اختیار کر لی۔ اب جیسے جیسے یہ ستارہ سورج سے قریب تر ہو رہا ہے اس کی چمک اور آب و تاب بڑھتی جا رہی ہے فرانس کی ایک رصدگاہ نے اکیاسیکی دمدار ستارے کے بارے میں جو معلومات اکٹھی کی ہیں ان کے مطابق اس ستارے کا قطر تین ہزار میل ہے ٹوکیو کے ماہرین کا کہنا ہے کہ انہوں نے اس ستارے سے وقفوں کے ساتھ بخارات اٹھتے دیکھے ہیں۔ ستارے کی دم کی طوالت کے بارے مختلف ماہروں کی مختلف رائے ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ ایک کروڑ میل لمبی ہے۔ کوئی مصر ہے کہ یہ بیس لاکھ میل لمبی ہے۔ دراصل ستارہ نہایت تیزی سے پرّاں ہے اس کے اجزاء اسی سرعت سے بکھر اور پھیل رہے ہیں۔ ستارے کی دم سے بھی بخارات کا فشار ہوتا دیکھا گیا ہے۔ بہر طور وقت گزرنے کے ساتھ دُم طویل ہوتی جائے گی اور ممکن ہے کہ دس کروڑ میل تک لمبی ہو جائے ایک ماہر کا کہنا ہے کہ ستارہ بھی متذکرہ آٹھ ستاروں کی طرح سورج میں جذب ہو جائے گا۔ بعض کا خیال ہے کہ وہ بتدریج سورج کی کشش سے دور ہوتا جائے گا، اور یوں ایک بار پھر ٹھنڈا ہو گا۔ اور اس کے منتشر اجزاء باہم مل جائیں گے اور پھر غالباً... ۲۹ برس یہ دوبارہ دکھائی دے گا۔

(روزنامہ امروز ۵ر نومبر ۶۵ء)

سلامتی کونسل نے ۲۰ ستمبر والی قرارداد کی توثیق کر دی

نئی قرارداد ۹ ووٹوں سے منظور ہوئی روس اور اردن نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا

نیویارک ۶ نومبر۔ سلامتی کونسل نے ہندوستان اور پاکستان کے جھگڑے کے متعلق اپنی ۲۰ ستمبر والی قرارداد کی توثیق کی ہے اور کہا ہے کہ اس قرارداد پر عمل کرتے ہوئے فائر بندی کی خلاف ورزیاں فوراً بند کی جائیں، فوجیں ۵ اگست والی پوزیشن پر ہٹائی جائیں اور اصل سیاسی جھگڑے کے تصفیہ کا انتظام کیا جائے۔ یہ قرارداد گزشتہ رات کونسل کے اجلاس میں ۵ غیر مستقل ممبروں بولیویا، آئیوری کوسٹ، ملیشیا، ہالینڈ اور یوروگوائے کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ قرارداد ۹ ووٹوں سے منظور ہوئی۔ کسی نے اس کے خلاف ووٹ نہیں دیا۔ البتہ روس اور اردن کے نمائندوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ فائر بندی کی خلاف ورزیاں نہ کی جائیں۔ فوجیں ہٹانے کا پروگرام بنایا جائے اور اس پر عمل درآمد کے لئے وقت کی حد مقرر کی جائے۔ قرارداد میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ دونوں ملک اپنا ایک ایک نمائندہ نامزد کریں جو سیکرٹری جنرل کے نمائندے سے مل کر فوجوں کی واپسی کا منصوبہ تیار کریں۔

یوروگوائے کے نمائندے سینیٹر ہیکٹر ریز نے قرارداد پر تبصرہ کرتے ہوئے اس کی تائید کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ سلامتی کونسل کا صدر یا تین ممبروں کی ایک کمیٹی کشمیر کی صورت حال کا جائزہ لے انہوں نے کہا کونسل کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتی بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اس مسئلہ کے حل نہ ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی امن کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

ہالینڈ کے نمائندے نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں اظہار خیال کی آزادی کو کچلنے کے بارہ میں جو خبریں آ رہی ہیں ان سے میرے ملک کو بڑی تشویش ہے انہوں نے کہا کہ بیس ستمبر والی قرارداد پر عمل درآمد کے وقت اس کے فوری اور اہم پہلوؤں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا سیکرٹری جنرل کو کونسل کی طرف سے بڑا بھاری اور مشکل کام سونپا گیا تھا۔ اس کی انجام دہی میں کوئی کمی نہیں پاتا تاہم میرے نزدیک بہتر ہوگا کہ سیکرٹری جنرل کوئی بڑا قدم اٹھانے سے ❊ پہلے کونسل کے ممبروں سے صلاح مشورہ کر لیا کریں۔

امریکی نمائندے مسٹر گولڈ برگ نے کہا سلامتی کونسل نے ۲۰ ستمبر کو جو قرارداد منظور کی تھی اسے پورا کرنا اس کی ذمہ داری ہے انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ کونسل پوری قرارداد کی پابند ہے نیز کہا مجھے یقین ہے کہ کونسل اپنے وعدوں کو پورا کرے گی قرارداد ... عمل ہو ... کی واپسی ... کہ میں دوست ... میں اصل صو... کیونکہ اس ... سیاسی مسئلہ یعنی کشمیر کے مسئلہ کو ... خواہ ... حل کرنے کا کبھی خیال نہیں رکھ... فوجوں کی واپسی اور ... اہمیت دینی چاہیئے

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ برائے ۶۶-۱۹۶۵ء

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۶۶-۱۹۶۵ء کے لئے میں نے مندرجہ ذیل عاملہ مقرر کی ہے نوجوانوں کی تربیت کا مسئلہ بہت اہم ہے اور دن بدن زیادہ اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ضمن میں وہ کام کرنے کی توفیق دے جس میں اس کی رضا ہو اور نوجوانوں میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت اور نیکی اور تقویٰ کا بلند معیار قائم ہو جائے۔

(والسلام مرزا رفیع احمد)

۱۔ نائب صدر و مہتمم صحت جسمانی — صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۲۔ معتمد — مرزا لطف الرحمن صاحب
۳۔ مہتمم تربیت — چوہدری بشیر احمد صاحب شمس
۴۔ مہتمم وقار عمل — قاضی مبارک احمد صاحب
۵۔ مہتمم خدمت خلق — سید میر محمود احمد صاحب
۶۔ مہتمم اصلاح و ارشاد — پروفیسر مرزا انس احمد صاحب
۷۔ مہتمم تجنید — پروفیسر عبدالشکور صاحب اسلم
۸۔ مہتمم اشاعت — چوہدری محمد اعظم صاحب
۹۔ مہتمم تحریک جدید و وقف جدید — محمد شفیق صاحب قیصر
۱۰۔ مہتمم صنعت و تجارت — پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری
۱۱۔ مہتمم بیرون — پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر
۱۲۔ مہتمم عمومی — پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب
۱۳۔ مہتمم مقامی — چوہدری عبدالعزیز صاحب
۱۴۔ مہتمم تعلیم — قریشی نور الحق صاحب تنویر
۱۵۔ مہتمم مال — پروفیسر حمید اللہ صاحب
۱۶۔ مہتمم اطفال — مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر
۱۷۔ محاسب — پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی۔

محترم حافظ محمود الحق صاحب کپورتھلوی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ — مکرم شیخ عباد الرحمن صاحب عابد ۱۲/۱ ہیڈن روڈ لاہور) کے خسر محترم حافظ محمود الحق صاحب کپورتھلوی قریباً تین سال شدید بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۵ء بروز بدھ ۳ بجے بعد دوپہر ۸۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مورخہ ۴ نومبر کو نماز جنازہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے دعا کرائی۔

مرحوم نے ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے نہایت مخلص اور دعاگو بزرگ تھے۔ قیام پاکستان کے بعد سے ۱۹۶۲ء تک ہر سال جودھامل بلڈنگ لاہور میں رمضان المبارک میں نماز تراویح پڑھاتے رہے۔

احباب جماعت بلندی درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔

مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے قتل عام کا منصوبہ

۳۲ ہزار جن سنگھی جموں سے وادی کے مختلف علاقوں میں بھیجے جا رہے ہیں

سری نگر ۶ نومبر۔ انقلابی کونسل نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام بالآخر آزادی حاصل کر کے رہیں گے۔ ہندوستان کشمیری عوام پر خواہ کتنے ہی ظلم ڈھائے وہ انہیں غلام نہ رکھ سکے گا۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے گزشتہ رات انقلابی کونسل کا ایک بیان نشر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کو یقین ہو چکا ہے کہ کشمیری عوام ریاست پر بھارت کے قبضہ کو کبھی برداشت نہ کریں گے اس لئے اس نے مقبوضہ کشمیر کے انسپکٹر جنرل پولیس لچھمن داس ٹھاکر سے مل کر مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کا ایک خفیہ منصوبہ بنایا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت اگلے ایک یا دو ماہ میں وہاں مسلمانوں کا قتل عام کیا جائے گا۔ اس منصوبے کے انکشاف پر پولیس کے مسلمان افسروں اور دیگر ملازمین میں شدید غم و غصہ پھیل گیا ہے اسی لئے انہیں وادی سے جموں میں تبدیل کیا جا رہا ہے ادھر اس منصوبے پر عمل درآمد کے لئے جموں۔ ریاسی، ادھم پور اور کٹھوعہ سے ۳۲ ہزار جن سنگھی اور سیوک سنگھی وادی کی جانب روانہ ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ وادی کے مختلف علاقوں میں پھیل کر اس منصوبے کو عملی جامہ پہنائیں گے۔

80
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی
اسسٹنٹ کاٹن سائنٹسٹ
پوسٹ بکس 87 ملتان